حضرت مولانا **خیر محمد** جالندھری قدس سرہ

مع رسالہ اصول حدیث منظومہ فارسی

حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی [خاتم مثنوی روم] رحمہما اللہ تعالیٰ

مع جدید اضافات

- حالات مصنف خیر الاصول
- جدید ضمیمہ خیر الاصول مجوزہ وفاق المدارس
- تصحیح وتعلیق خیر الاصول
- تصحیح وترجمہ رسالہ اصول حدیث فارسی
- مقالہ : محدثین اور فقہا کے اصول حدیث کا تقابلی جائزہ

مفتی محمد طارق محمود

متخصص فی الحدیث و متخصص فی الفقہ والافتاء

مدرس ومعین مفتی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ناشران قرآن وکتب اسلامی

حضرت مولانا **خیر محمد** صاحب جالندھری قدس سرہ

مع رسالہ اصول حدیث منظومہ فارسی

حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی [خاتم مثنوی روم] رحمہما اللہ تعالیٰ

مع جدید اضافات

- حالات مصنف خیر الاصول
- جدید ضمیمہ خیر الاصول مجوزہ وفاق المدارس
- تصحیح و تعلیق خیر الاصول
- تصحیح و ترجمہ رسالہ اصول حدیث فارسی
- مقالہ : محدثین اور فقہا کے اصول حدیث کا تقابلی جائزہ

مفتی محمد طارق محمود

متخصص فی الحدیث متخصص فی الفقہ والافتاء

مدرس و معین مفتی جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

ناشران قرآن و کتب اسلامی

پیش لفظ

ہمارے ہاں وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں اصولِ حدیث کا سب سے پہلا نصابی کتابچہ خیر الاصول ہے۔ اس طرح یہ رسالہ درحقیقت اصول حدیث کا سنگ بنیاد ہے؛ لہٰذا اس کی اہمیت محتاج بیان نہیں، خصوصًا جب کہ اس کے مؤلف حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے اکابر اہلِ علم میں سے تھے۔ اصولِ حدیث کی اس بنیاد کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اس رسالے پر مزید کچھ کام کی ضرورت تھی، چناں چہ زیر نظر مجموعے میں کیے گئے کام کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱: خیر الاصول کے متن کی تصحیح کی گئی ہے۔ اس کے لیے خیر الاصول کا ایک قدیم مطبوعہ نسخہ جامعہ اشرفیہ لاہور کی لائبریری میں ملا، اس کی فوٹو کاپی بندہ کو بھائی عاطف ابراہیم صاحب کی وساطت سے حاصل ہوئی فجزاہ اللہ خیرًا فی الدارین۔ یہ نسخہ مطبع قاسمی دیوبند کا مطبوعہ ہے۔ اس پر سنہ طباعت درج نہیں ہے۔ اس نسخے کے بارے میں مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی کا اندازہ ہے کہ یہ ۱۳۵۴ یا ۱۳۵۵ھ میں چھپا ہے اور یہ دوسرا قدیم ترین مطبوعہ نسخہ ہے۔ (مأخذہ: رسائل اصول حدیث: ص ۲۱) اس نسخے کے پہلے اور آخری صفحے کا عکس آئندہ ملاحظہ فرمائیں۔

۲: خیر الاصول میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی طلبہ کے لیے، اصول حدیث کی بنیادی اصطلاحات اور قواعد کا ایک مجموعہ تیار کیا ہے، اور مختصر حوالہ جات ذکر فرمائے ہیں، اور متعدد مقامات پر جلد اور صفحہ نمبر کے بغیر صرف کتاب کا نام ذکر فرمایا ہے۔ اصل کتابوں کی مراجعت کر کے حاشیے میں جدید طباعت کے تفصیلی حوالہ جات ذکر کر دیے ہیں۔ نیز رموزِ اوقاف لگا دیے ہیں، مشکل الفاظ پر اعراب لگا دیے ہیں۔

۳: اہم مقامات پر اضافی فوائد حاشیے میں درج کیے ہیں اور تفصیلی مباحث کے مظان ذکر کیے ہیں، تاکہ طلبہ کو مراجعت میں سہولت ہو۔

۴: وفاق المدارس العربیہ کی نصابی کمیٹی نے خیر الاصول کا ایک ضمیمہ شائع کیا ہے اور اس کی تدریس بھی لازمی قرار دی ہے، یہ ضمیمہ بھی اس مجموعے میں شامل کر دیا ہے۔

۵: خیر الاصول کے ساتھ تبرکا اصول حدیث کا ایک فارسی منظومہ اور ایک عربی افادہ بھی مطبوع چلے آرہے ہیں۔ ان کے مؤلف اپنے وقت کے جلیل القدر عالم باعمل مولانا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

ہیں۔ مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی نے یہ دونوں رسالے تصحیح وتعلیق کے ساتھ "رسائل اصول حدیث" کے نام سے شائع کیے ہیں، بندہ نے ان سے بھی استفادہ کیا ہے، اور دونوں رسالوں کی تصحیح اور فارسی رسالے کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔

٦: "محدثین اور فقہا کے اصول کا تقابلی جائزہ" یہ مقالہ بندہ نے لکھا تھا، الحمد للہ اس کے اساسی نکات کی تصویب شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ نے فرمائی تھی، یہ مقالہ بھی اس مجموعے کا جدید اضافہ ہے۔

٧: موضوعات کی فہرست اور مصادر و مراجع کی تفصیلی فہرست بھی آخر میں ذکر کی گئی ہے۔

المصباح کے احباب خصوصا جناب محترم طارق صاحب اور محترم جناب طیب صاحب کو اللہ تعالی جزائے خیر دیں، جنھوں نے اس جدید مجموعے کی طباعت اور اشاعت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

محمد طارق محمود عفی عنہ

خادم التدریس والافتاء، جامعہ عبد اللہ بن عمر، لاہور

١٩ ذی الحجہ ١٤٤١ھ / ١٠ اگست ٢٠٢٠ء

حالات مصنف حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۵ء - ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

۱: نام ونسب اور خاندانی پس منظر:

حضرت کا نام: خیر محمد بن الٰہی بخش بن خدا بخش ہے۔ ددھیال زمین دار پیشہ اور قوم ارائیں ہے۔ ننھیال میں حضرت کے حقیقی ماموں میاں شاہ محمد، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور اصلاح باطن میں مشغول ہوئے، اور آخری وقت تک دینیات کی تعلیم دیتے رہے۔ حضرت کے چار بھائی اور ایک بہن تھی، تین بڑے بھائی وفات پا گئے۔

۲: ولادت:

حضرت کی ولادت ۱۳۱۲ یا ۱۳۱۳ھ میں عمروال بلہ، تحصیل نکودر، ضلع جالندھر میں ہوئی۔ ۱۳۱۲ھ کے لحاظ سے تاریخی نام "چراغِ حق" اور ۱۳۱۳ھ کے اعتبار سے تاریخی نام "راغب علی" ہے۔

۳: ابتدائی تعلیم:

حضرت نے ابتدائی تعلیم اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ اپنے ماموں میاں شاہ محمد سے حاصل کی، انھوں نے حساب کتاب، تاریخ، جغرافیہ اور قرآن شریف پڑھا کر اپنی نگرانی میں دوسرے مدارس میں بھیجا۔

۴: متوسط تعلیم:

مدرسہ رشیدیہ، نکودر، ضلع جالندھر میں فارسی کی ابتدائی کتابیں ۱۳۲۴ھ تک پڑھیں، اور حضرت کا نکاح شریعت کے مطابق برادری کی تمام رسومات سے خالی اسی سال ہوا۔

پھر مدرسہ صابریہ، رائے پور گوجراں، ضلع جالندھر میں ۱۳۲۸ھ تک ابتدائی عربی کتابیں، صرف، نحو، فقہ، منطق، فلسفہ اور ادب کی پڑھیں۔ یہاں حضرت کے استاذ حضرت مولانا فضل احمد صاحب تھے، جو بہت نیک طبیعت حلیم الطبع عالم ربانی تھے اور حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب کے مرید تھے۔

پھر ۱۳۲۸ھ اور ۱۳۳۱ھ میں تین تین ماہ گنج ضلع گجرات میں، مولانا سلطان احمد کے پاس رہ کر مختلف کتب کے کچھ کچھ حصے پڑھے۔ مولانا سلطان احمد شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی کے تلامذہ میں سے ہیں۔

وقف بر مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا

اصول حدیث کا مختصر عام فہم اُردو میں رسالہ مسمی بہ

خیر الاصول

فی

حدیث الرسول

مؤلفہ

خادم الطلبہ خیر محمد عفا اللہ عنہ ناظم تعلیمات مدرسہ عربی فیض محمدی محلہ پرانی کچہری جالندھر شہر

مع

رسالہ منظومہ فارسی

مطبع قاسمی دیوبند میں طبع ہوا

قیمت ۲/

قدیم مطبوعہ نسخے کے پہلے صفحے کا عکس

تقریظ شیخ العصر واستاذنا المعظم حضرت مولانا حافظ محمد فقیر اللہ صاحب مدفیوضہم مدرس اول ومفتی مدرسہ عربیہ رائے پور گوجران

بعد الحمد والصلوٰۃ بندہ فقیر اللہ عفا عنہ مدرس مدرسہ رائپور ضلع جالندھر عرض گذار ہے کہ جناب مولانا مولوی خیر محمد صاحب سلمہ نے اصول حدیث میں رسالہ مختصر جامع واضح نہایت آسان مرتب فرمایا ہے۔

جو طلبہ کے لیئے حرز جان بنانے کے قابل ہی۔ ایسے مطالب ضروریہ کو جامع ہے کہ بغیر مطالعہ کتب مطولہ کے یہ منتخب عطر نچوڑنا مشکل ہی۔ اللہ تعالےٰ مؤلف کے مراتب علمی وعملی میں ترقی فرمادیں۔ اور رسالہ کو مقبول عام کریں۔

فقط

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ

قدیم مطبوعہ نسخے کے آخری صفحے کا عکس

تنبیہات

۱- رسالہ ہذا میں اہل فن کی کتب معتبرہ سے چند مصطلحات[1] اصول حدیث کو منتخب کر کے مترجم اور مرتب کیا گیا ہے۔

۲- ناظرین کے اطمینان و سہولت کی غرض سے ہر مضمون کے ختم پر اس کے مأخذ کا حوالہ بین القوسین ظاہر کر دیا ہے۔

۳- وہ طلبہ جو فن حدیث کی ابتدائی کتب[2] کے پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو سبقاً رسالہ ہذا یاد کرا دینا از حد مفید ثابت ہو گا ان شاء اللہ۔

۴- رسالہ ہذا کے آخر میں ایک فارسی رسالہ اصول حدیث کا منظومہ حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی کا تبرکاً و افادۃً للطلبہ ملحق کیا گیا ہے۔

مؤلف

۱۶ ر مضان المبارک ۱۳۴۴ھ

---

[1] - مصطلحات: مصطلحات کے لفظ سے یہاں لغوی معنیٰ مراد ہیں، جیسا کہ مصنف رحمہ اللہ نے آگے خطبے کے بعد فرمایا ہے: "علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحیں مختصر طور پر ذکر کی جاتی ہیں"۔

[2] - ہمارے وفاق المدارس کے موجودہ نصاب کے لحاظ سے یہ رسالہ درجہ ثالثہ یا رابعہ میں اصول الشاشی یا نور الانوار کی بحث السنۃ کے ساتھ پڑھایا جانا چاہیے، تاکہ طلبہ خامسہ میں آثار السنن اور ہدایہ اول میں حدیثی مباحث سمجھ سکیں۔

خیر الاصول فی حدیث الرسول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، أما بعد،

علم اصول حدیث کی بعض اصطلاحیں مختصر طور پر ذکر کی جاتی ہیں، حق تعالی توفیق صواب شامل حال رکھ کر متبدئین حدیث کو نفع پہنچائیں۔ آمین

اصول حدیث کی تعریف

علم اصول حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ حدیث کے احوال معلوم کیے جائیں[1]۔

اصول حدیث کی غایت

علم اصول حدیث کی غایت یہ ہے کہ حدیث کے احوال معلوم کرکے مقبول پر عمل کیا جائے اور غیر مقبول سے بچا جائے۔

اصول حدیث کا موضوع

علم اصول حدیث کا موضوع حدیث ہے۔

حدیث کی تعریف

حضرت رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم و صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے قول و فعل و تقریر[2] کو حدیث کہتے ہیں اور کبھی اس کو خبر و اثر بھی کہتے ہیں[3]۔

---

[1]- مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: العرف الفیاح: ۱/ ۳۵،۳۶، الملخص فی اصول الحدیث: ص ۲۲-۲۴، علوم الحدیث: مولانا مفتی عبید اللہ اسعدی: ص ۳۵-۳۷ اصول حدیث کے دو حصے ہیں، ایک وہ جو اصول فقہ کی کتابوں کے باب السنۃ میں ہے۔ دوسرا وہ جو اصول حدیث کے موضوع پر مستقل طور پر لکھی گئی کتب میں ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے رسالہ ہذا کے آخر میں مطبوع مقالہ: "محدثین اور فقہا کے اصول حدیث کا تقابلی جائزہ"

[2]- تقریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہے کہ کسی مسلمان نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی کام کیا یا کوئی بات کہی آپ نے جاننے کے باوجود اسے منع نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر اسے برقرار رکھا اور اس طرح اس کی تصویب و تثبیت فرمائی۔ فتح الملہم: ۱/ ۱۲۰۔ (یہ حاشیہ ناشرین میں سے کسی کا لگایا ہوا ہے، فتح الملہم کی مراجعت کرکے جدید طبع کا حوالہ دیدیا ہے)

[3]- حدیث کی تعریف کے بارے میں محدثین اور فقہاء اصولیین میں کچھ اختلاف ہے۔ فقہاء اصولیین کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر اختیاری حالات جیسے حسن و جمال وغیرہ، اور نبوت سے پہلے کے حالات حدیث میں داخل نہیں۔ جبکہ محدثین کے ہاں یہ دونوں چیزیں حدیث میں داخل ہیں۔ تاہم فقہاء اصولیین = کے ہاں حدیث کی بجائے سنت کا لفظ رائج ہے۔ تعریف کی مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: العرف الفیاح: ۱/ ۳۵،۳۴، الملخص فی اصول الحدیث: ص ۲۵، نوادر الحدیث: ص ۶۳-۷۶) صحابی اور تابعی کے سکوت کے تقریر بننے کے لیے شرط یہ کہ وہ سکوت تائید کے لیے ہو، کسی اور عذر کی وجہ سے نہ ہو۔ (دیکھیے: الجواہر السلیمانیہ: ص ۲۰۶،۲۰۵، الملخص فی اصول الحدیث: ص ۷۵)

رسالہ اصول حدیث نظم فارسی

(حضرت مولانا مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی قدس سرہ مؤلف خاتمہ مثنوی معنوی، خلیفہ خاص مجدد الملت حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ)

تصحیح شدہ متن رسالہ اصول حدیث فارسی

(رسالے کے الفاظ مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی حفظہ اللہ کے تصحیح کردہ متن کے مطابق کردیے ہیں، اور رسالے کے ترجمے میں بھی بعض مقامات پر مولانا کے ترجمے سے استفادہ کیا گیا ہے۔ طارق)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ **بحمد خدا خالقِ جز وکل** — **زبان را کنم تازہ از برگِ گُل**

خدا کی تعریف سے جو پیدا کرنے والا ہے ہر چھوٹی بڑی چیز کا — زبان کو تازہ کرتا ہوں پھول کی پتی سے

۲ **بنام محمد ﷺ کہ پیغمبر ست** — **سرایم سُخَن را کہ او رہبر ست**

محمد ﷺ کے نام سے جو کہ پیغمبر ہیں — بات کہتاہوں کہ وہ رہبر ہیں

۳ **بیانِ احادیث و اقسام اُو** — **بہ پیشت کُنم از دل و جاں شنو**

احادیث اور اس کی قسموں کی تفصیل — تیرے سامنے پیش کرتا ہوں دل و جان سے سن

٤ **حدیث آنچہ مروی ز پیغمبر ست** — **دگر قول یا فعل و تقریر ہست**

حدیث وہ ہے جو پیغمبر ﷺ سے منقول ہو — چاہے قول یا فعل یا تقریر ہو

۵ **ہمیں ہر سہ ز اصحاب واز تابعی** — **حدیث ست ، اشہر اثر بشنوی**

یہی تینوں صحابی سے اور تابعی سے — حدیث ہے، (لیکن) مشہور (اسے) اثر (کہنا ہے) سن لو

مقالہ: محدثین اور فقہا کے اصول حدیث کا تقابلی جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی، وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، أما بعد

اہل علم جانتے ہیں کہ نقدِ حدیث میں محدثین اور فقہا کا معیار ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہے۔ اور معیار کا یہ فرق در حقیقت دونوں جماعتوں کے مقصد کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے۔ محدثین اور فقہا کے اصول حدیث میں اتفاقی اور اختلافی نکات سامنے لانے کے لیے بندہ نے تقریباً پانچ سال مطالعہ کیا، اور اہم نتائج دو صفحات میں دس نکات کی صورت میں شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی کی خدمت میں بغرض تصویب ارسال کیے۔ حضرت نے مختصر، محتاط اور جامع الفاظ میں جواب ارشاد فرمایا: «الحمدللہ جو نکات آپ نے لکھے ہیں، بحیثیت مجموعی درست ہیں»۔ حضرت شیخ الاسلام صاحب کی تصویب پر مبنی خط کے بارے میں بعض احباب نے مشورہ دیا کہ اس خط کی وضاحت پر مشتمل مضمون بھی لکھیں، تاکہ پڑھنے والوں کو زیادہ فائدہ ہو۔ چنانچہ زیر نظر مقالے میں جلی حروف میں مذکورہ خط کا متن ہے اور اس کے بعد شرح ہے، متن کے ساتھ عنوانات کا اضافہ کر دیا ہے۔

۱: اصول حدیث کے دو حصے ہیں

۱... حدیث شریف سے بحث واعتنا کرنے والی اہل علم کی دو جماعتیں ہیں:

ایک جماعت فقہائے مجتہدین اور اصولیین کی ہے، چناں چہ اصول فقہ کی ہر کتاب میں باب السنۃ کے عنوان کے تحت اصول حدیث مذکور ہیں۔ فقہا کے اصول حدیث معلوم ہونے کی اصل جگہ یہی ہے۔

دوسری جماعت محدثین کی ہے۔ حدیث شریف کی کتابی تدوین کے عروج کا دور تیسری صدی ہجری میں صحاح ستہ کی تالیف ہے، لہٰذا صحاح ستہ کے بعد محدثین نے اصول حدیث کے موضوع پر جو کتب لکھیں، ان میں مؤلفین صحاح ستہ کی فنی آراء کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ ضمناً اور تبعاً کہیں کہیں فقہا کے اصول ملتے ہیں۔

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے: محدثین نے جو اصول، حدیث کی صحت وضعف کے لیے مقرر کیے ہیں، وہ آسمانی وحی سے مقرر نہیں کیے، بلکہ اپنے ظن واجتہاد سے مقرر کیے ہیں، ایسے ہی ہمارے فقہا نے بھی صحت وضعف حدیث کے لیے کچھ اصول مقرر کیے ہیں جو اصول فقہ کی بحث السنۃ میں مذکور ہیں۔ [مقالات عثمانی: ۲/۹۱]

شارح نور الانور ملا جیون بحث السنۃ کے شروع میں فرماتے ہیں:

وهذا (أى البيان في هذا الباب) على طبق أصول الفقه لا أصول الحديث

أروقة للدراسات

٢: رد الحديث من جهة المتن: دراسة في مناهج المحدثين والأصوليين: له أيضًا

٣: القواعد والمسائل الحديثية المختلف فيها بين المحدثين وبعض الأصوليين :أميرة الصاعدي، مكتبة الرشد

٤: مختلف الحديث بين المحدثين والأصوليين الفقهاء: د. أسامة بن عبد الله الخياط، دار الفضيلة

٥: الموازنة بين منهج الحنفية ومنهج المحدثين في قبول الأحاديث وردها: عدنان الخضر، دار النوادر

٦: اختلافات المحدثين والفقهاء في الحكم على الحديث: د. عبد الله شعبان علي، دار الحديث، القاهرة

٧: المقارنة بين أهل الأثر والنظر في نقد الراوايات: مولانا محمد فرحان صديقي

رزقنا الله اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم -آمين

محمد طارق محمود عفی عنہ

۴جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ

۲۰ دسمبر ۲۰۲۰م

اصول حدیث پر حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمہ اللہ کی ایک نہایت ہی مختصر، جامع اور آسان تالیف ہے۔

اس رسالہ میں مؤلف نے بنیادی اصطلاحات، تعریفات اور اصولِ حدیث کو عام فہم انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ مبتدئین کے لیے یہ رسالہ بے حد مفید اور نفع بخش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت سے نوازا اور علمی حلقوں میں اس کو خوب پذیرائی ملی، اب وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل ہے۔

مفتی محمد طارق محمود صاحب مدرس و معین مفتی جامع عبد اللہ بن عمر، نے اس رسالے میں درج ذیل گراں قدر علمی اضافے کیے:

- حالات مصنف خیر الاصول۔
- تصحیح و تعلیق خیر الاصول۔
- جدید ضمیمہ خیر الاصول مجوزہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔
- تصحیح و ترجمہ رسالہ اصول حدیث فارسی۔
- مقالہ: محدثین اور فقہا کے اصولِ حدیث کا تقابلی جائزہ۔

ادارہ المصباح نے رسالہ کو جدید طرز پر دیدہ زیب انداز میں شائع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے علما و طلبہ کے لیے مفید بنائے۔ آمین

المصباح
ناشران قرآن و کتب اسلامی

For price confirmation
Contact: 0300 056 44 56
E-mail: info@almisbah.biz

ISBN 969551215-1

ہیڈ آفس: ۱۶- اُردو بازار، لاہور، پاکستان
Head Office: 16-Urdu Bazar Lahore, Pakistan.
Tel: +92 042 37124656, 37223210, 37311678
info@almisbah.biz, www.almisbah.biz

۱۷۷/ایچ - پہلی منزل - اقبال روڈ کمیٹی چوک - راولپنڈی
Sales Office: 177-Ist Floor, Iqbal Road, Committee Chowk, Rawalpindi.
Tel: +92 51 5773341, 5557926